



## سوال

رشتہ کرتے وقت سخت شرطیں لگانا

## جواب

سوال: السلام علیکم کیا رشتہ کرتے وقت اس قسم کی شرطیں رکھنا کہ طلاق دو گے تو پانچ لاکھ دوسری شادی کرو گے تو پانچ لاکھ۔ لڑکی کو ناراض کر کے گھر بھجوں گے تو پانچ ہزار روپے مہینہ ادا کرنا کرو گے۔ صحیح ہے یا نہیں؟ اب ایک شخص شادی کرنا چاہے اور وہ اس قسم کی شرطوں کا سام

جواب: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شرطیں سب زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہیں وہ، وہ شرطیں جو تم کسی عورت سے نکاح کرتے وقت لگاتے ہو۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

لما روی البخاری (2721) ومسلم (1418) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (أحسن الشروط أن توفوا بها ما تنكحتم به النساء).

اس کے علاوہ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

ولتؤدب صلى الله عليه وسلم: (المسلمون على شروطهم، إلا شرطاً حرم غللاً، أو أعتق حرماً) رواه الترمذي (1352) وأبو داود (3594) وصححه الألبانی فی صحیح الترمذی.

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسلمانوں کو اپنی شرطیں پوری کرنی چاہئیں الا یہ کہ کوئی ایسی شرط ہو جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام بنا دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک عورت نے ایک شخص سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا تو اس شخص نے یہ نکاح کر لیا، اب جب اس شخص نے دوسرا نکاح کرنا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے حق میں فیصلہ فرمایا اور کہا کہ اس شرط کے قبول کرنے سے مرد نے اپنا حق ختم کر دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے یہ عربی فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

السؤال: تسألونی ہی: 1- مل نكح آنفنی عبد المہدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نوایہ شرطوں علی الرجوع حین عقدہ الرجوع بان لا یرتزوج بامرأة آخری؛ أو لا یعدہا تحریماً لما أطله اللہ؟ 2- لو أن زوجاً وعد زوجته بان لا یرتزوج علیها فحل له أن یرتزوج بامرأة؛ أم أن له الحق فی الرجوع بآخری؛ علماً أن هذا الوعد یقع بعد الرجوع بسواست، آی آتہ لم یکن مضموناً علیہ فی عقدہ الرجوع. 3- ادا کا نیت اجابہ السؤال الی فی "نعم" فحل یرتبط بعد الوعد واجب الوفاء بہ، حتی ولو کان مظلوماً بہ تحت الصنظ؟ 4- ولی یا تم الرجوع ادا لم یعدہ للزوجہ الأولى ومضی الرجوع بان نیہ؟

الجواب:

الحمد لله

أولاً:

اذا اشترطت المرأة علی زوجها ألا یرتزوج علیها، فهذا شرط صحیح یلزم الوفاء بہ، فإن تزوج علیها کان لما حق النکح:

لما روی البخاری (2721) ومسلم (1418) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (أحسن الشروط أن توفوا بها ما تنكحتم به النساء).

ولتؤدب صلى الله عليه وسلم: (المسلمون على شروطهم، إلا شرطاً حرم غللاً، أو أعتق حرماً) رواه الترمذي (1352) وأبو داود (3594) وصححه الألبانی فی صحیح الترمذی.

وهذا الشرط لا یحرم حلالاً، وإنما یقتد سلطه الرجل، ویجمل للزوجہ الحق فی النکح:

وقد وقع فی زمن الصحابہ رضی اللہ عنہم اشترط مقل ذلك.

قال شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ: "ولأن رجلاً تزوج امرأة بشرط أن لا یرتزوج علیها، فمرفض ذلك الی عمره فضال: منقطع الحق عند الشروط" انتهى من "الفتاویٰ الکبریٰ" (124/3).



وقال ابن قدامة رحمه الله: "ومع ذلك أن الشروط في الكاح مستقمة أقساماً ثلاثة، أحدها: ما لم يفاء به، وهو ما يفود إليها فسخه وفانته، مثل أن يشترط لها أن لا يخرجها من دارها أو يلبسها أو لا يسافر بها، أو لا يرتج عليها ولا يتسرى عليها، فهذا لم يف به، فإن لم يفسخ فما فسخ الكاح. يروي هذا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه وسعد بن أبي وقاص، ومعاوية وعمر بن العاص رضي الله عنهم، وقال شرح وعمر بن عبد العزيز، وجابر بن زيد، وطاوس، والأوراعي، وإسحاق، وأبطل هذه الشروط الربري، وقتادة، وبنام بن عمرو، وما لك، والليث، والثوري، والشافعي، وابن المنذر، وأصحاب الرأي، انتهي من "المعنى" (483/9).

وسئل شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله عن رجل تزوج بامرأة وشترطت عليه أن لا يرتج عليها ولا يفتنها من سرتها، وأن يحون عند أمها، فدخل على ذلك، ففعل بامرأة الفوط، ففعل للزوج الفسخ أم لا؟

فأجاب: "نعم، فسخ هذه الشروط وما في معناها من غير الإيام، وأحد وغيره من الصحابة والتابعين، كعمر بن الخطاب، وعمر بن العاص، وشرح الطائفي، والأوراعي، وإسحاق، وندب مالك إذا شرط لها إذا ارتج عليها أو تسرى أن يكون أمراً بيدها، أو رأياً ونحو ذلك صح هذا الشرط أيضاً، ولم يفت المرأة العزقة به، وهو في المعنى نحو ندب أحمد، وذلك لما خرجاه في الصحيحين عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: (إن أخت الشرط أن توفوا به ما استقلتم به الفروج). وقال عمر بن الخطاب: (مطاطح الحقوق عند الشرط)، ففعل النبي صلى الله عليه وسلم ما تستقل به الفروج التي هي من الشرط أخت بالفوط من غيرها" انتهى من "الفتاوى الكبرى" (90/3).

ثانياً:

إنما تعتبر هذه الشروط إذا تم الاتفاق عليها عند عقد الكاح، وأما إذا وقعت بعد العقد، كانت وعداً، لا يفسخ الرجوع عن الفسخ، لكن يجب على الزوج أن يعني بالوعد؛ لحوم الأدلية الآمرة بالفوط بالوعد، كقوله تعالى: (وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولاً) الإسراء/34، وقوله صلى الله عليه وسلم: (أصنوا لي سنة من أفسخكم أفسخ لكم الجحيم: أصدقوا إذا صدقتم، وأوفوا إذا وعدتم، وأدوا إذا تمتمتم، واحفظوا فروجكم، وغضوا أبصاركم، وكفوا أيديكم) رواه أحمد (22251) وحسنه الألباني في صحيح الجامع برقم (1018)، ولأن إطلاقات الوعد من صفات المسافقين.

وينظر جواب السؤال رقم (30861)

والله أعلم.

الإسلام سؤال وجواب

پس شادی کے موقع پر لڑکی والوں کو ایسی شرائط عائد کرنے کی اجازت ہے جو طلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنے والی نہ ہوں اور نکاح کی صورت میں ان شرائط کو پورا کرنا بھی لڑکے کے لیے لازم ہے۔